نہیں کرتا۔ غالب اپنے آپ کو سمجھاتا ہے کہ ایسا کرنے سے محبوب کبھی تم پر مہربان نہیں ہوگا۔

مشقی سوالات

1: مرزا غالب کی دونوں غزلوں میں مطلع اور مقطع کی نشاندہی کیجیے:

پہلی غزل کا مطلع: ؎ بسکہ دُشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

دوسری غزل کا مطلع: ؎ کسی کو دے کے دِل کوئی نوا سنجِ فغاں کیوں ہو
نہ ہو جب دل ہی پہلو میں تو پھر منہ میں زباں کیوں ہو

پہلی غزل کا مقطع: ؎ حیف اس چارگرہ کپڑے کی قسمت غالب
جس کی قسمت میں ہو عاشق کا گریباں ہونا

دوسری غزل کا مقطع: ؎ نکالا چاہتا ہے کام کیا طعنوں سے تو غالب
ترے بے مہر کہنے سے وہ تجھ پر مہرباں کیوں ہو

2: پہلی غزل کے دوسرے شعر میں مرزا غالب کس بات پر حیرانی کا اظہار کر رہے ہیں؟

جواب: دیوانگی شوق میں خود ہی محبوب کی طرف جانا اور خود ہی حیران ہونا۔

ع آپ جانا اُدھر اور آپ ہی حیراں ہونا

3: پہلی غزل کے تیسرے شعر میں اہلِ تمنا کو شمشیرِ عریاں، ہلالِ عید کیوں نظر آتی ہے؟

جواب: کیونکہ محبوب پر جان قربان کرنے کی سعادت ملنے کی صورت میں عاشق کو محبوب سے ہمیشہ کا وصل نصیب ہونے کی خوشی ملنے والی ہے۔

4: دوسری غزل کے مطلع میں مرزا غالب زبان پر کوئی حرفِ شکایت لانا پسند نہیں کرتے۔ اس کا مفہوم کیا ہے؟

جواب: عاشق کے لیے لازم ہے کہ وہ محبوب کی کسی بات پر اعتراض کرے اور نہ کسی تکلیف کی شکایت کرے۔ اگر زبان پر حرفِ شکایت لایا جائے تو یہ عشق کی توہین ہے۔

5: دوسری غزل کے دوسرے شعر میں مرزا غالب اپنی وضع داری پر قائم رہنا چاہتے ہیں۔ اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: محبوب کے خفا ہونے پر اپنے آپ کو بے وقار کر کے پوچھنا نہیں چاہتے کہ اے محبوب! تم خفا کس بات پر ہو؟

6: غزل، علائم و رموز کی زبان ہے یعنی شاعر کچھ علامتوں اور اشاروں کنایوں میں اپنی دلی کیفیات کا اظہار نہایت لطیف پیرائے میں کرتا ہے۔ دوسری غزل کے پانچویں شعر کے حوالے سے بتائیے کہ آسمان سے کیا مراد ہے؟

جواب: آسمان کو عاشقوں کا دُشمن قرار دیا جاتا ہے جو ان کی کوئی آرزو پوری نہیں ہونے دیتا بلکہ لوگوں کو برباد کرتا ہے۔ اس شعر میں مرزا غالب نے محبوب کو آسمان ہی قرار دیا ہے جو عاشق کو برباد ہی کرتا ہے۔

ہوئے تم دوست جس کے، دُشمن اُس کا آسماں کیوں ہو

7: مندرجہ ذیل تراکیب کے معنی لکھیے:

جواب: ○ **دیوانگیٔ شوق:** جذبۂ جنوں ○ **اہلِ تمنا:** چاہنے والے ○ **زود پشیماں:** جلد پچھتانے والا ○ **پارۂ دل:** دل کا ٹکڑا، مراد ہے دِل ○ **بہ صد رنگ:** سو رنگوں سے، سو طرح سے ○ **عید نظارہ:** عید نظر آنا یعنی بے پناہ خوشی۔

8: مندرجہ ذیل مصرعوں کو اصل لفظ کی مدد سے مکمل کیجیے۔

(الف)۔ آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

(ب)۔ نہ ہو جب دِل ہی سینے میں تو پھر منہ میں زباں کیوں ہو۔

9: مرزا غالب کی دونوں غزلوں کے دوسرے اور چھٹے شعر کی تشریح کیجیے۔

جواب: دیکھیے اشعار کی تشریح۔

☆ **پہلی غزل میں آساں، انساں، حیراں، عریاں، گلستاں، نمکداں، پشیماں اور گریباں ہم آواز الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ انہیں شعری اصطلاح میں کیا نام دیا جاتا ہے۔**

جواب: قافیہ (قوافی)

☆ **دوسری غزل میں ''کیوں ہو'' کے الفاظ ہر شعر کے آخر میں دُہرائے گئے ہیں اسے شعری اصطلاح میں کیا کہا جاتا ہے۔**

جواب: ردیف۔

☆ **مندرجہ ذیل محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔**

○ **خاک میں لے جانا:** بُرے دوستوں کی صحبت کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج رئیس کو بھی پولیس پکڑ کر لے گئی یوں وہ اپنے باپ کی عزت کو بھی خاک میں لے گیا۔

○ **گلستاں ہونا:** عاشق کے لیے محبوب کا دیدار ہی گلستاں ہونا ہے۔

○ **زخم کھانا:** باپ کے مرنے کا زخم ابھی تازہ تھا کہ بیٹے کی موت کی صورت میں اسلم نے ایک اور زخم کھایا۔

○ **منہ میں زباں نہ ہونا:** عاشق لوگ اپنے محبوب کے کسی ستم پر فریاد نہیں کرتے کیونکہ جب پہلو میں دِل نہ رہے تو منہ میں زبان نہیں ہوتی۔

○ **آگ لگنا:** i۔ اپنے خلاف غزالہ کی باتیں سُن کر میرے تو تن بدن میں آگ لگ گئی۔

ii۔ دوست کی ایسی حمایت کو آگ لگے جس سے آدمی رُسوا ہو جائے۔

○ **تاب نہ لانا:** حادثے میں زخمی ہونے والا مسافر زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسا۔

○ **آنکھوں سے نہاں ہونا:** کسی چیز کی اچانک ضرورت پڑ جائے اور اسے ڈھونڈنے لگیں تو جلد بازی میں عام طور پر وہ آنکھوں سے نہاں رہتی ہے۔